

حضرت مجدد الف ثانی

اور

مسلك اہل سنت و جماعت



ترجمہ و تفسیر
شیخ احمد رضا ندوی مدظلہ العالی صاحب المدینۃ العلمین
مؤلف: مولانا محمد تقی عثمانی صاحب المدینۃ العلمین

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مجدد اعظم

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ
شیخ احمد فاروقی مدظلہ العالی

مکتبہ دارالعلوم دیوبند

چھپرہ، پاکستان

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۲۰۰۹ء

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ

کا
نظریہ توحید

کتاب

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

تہذیب و تمدن

لاہور، پاکستان

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت مجدد الف ثانی

اور

مسکات اہل سنت و جماعت

ترجمہ

پروفیسر شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ والرضوان
مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان

سلسلہ مطبوعات نمبر 40

بیاد

شیخ الاسلام مفتی اعظم حضرت شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ

شمالی امام و خطیب جامع مسجد، فتحپوری۔ دہلی

بلیضات النظر

مجدد عمر سعد دست لور د قلم حضرت مسعود ملت پرو فیسرد آکر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ

نام کتاب _____ حضرت مجدد رائف ثانی اور مسک اہل سنت و جماعت

مصنف _____ حضرت آغا پرو فیسرد پیر شہزاد احمد جان سرہندی مجددی

صفحات _____ 14

تعداد _____ (1100) گیارہ سو

پروف ریڈنگ _____ قدرت اللہ بیگ (میر پور خاص، سندھ)

اشاعت و ادارا _____ صفر المظفر 1432ھ / جنوری 2011ء

مطبع _____ شریعت پرنٹنگ پریس، لاہور

جدید _____ دعائے خیر معادین، ادارہ مظہر اسلام

ڈسٹ _____ بیرونی حضرات 51 روپے کے ڈاک ٹکٹ در سال فرما کر

طلب کریں۔

ماننے کا پند

ایضارہ حضرت اللہ

3/64 - نئی آبادی، نجات آباد، روہتہ پورہ، لاہور 54840

ابتدائیہ

آج ہم مجدد اللہ دوسرے ہزار سال کے مجدد علیہ الرحمہ کے حضور، اُن کو خراج

تہنیت پیش کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ زندہ قومیں بھی اپنے بھائیوں کے احسانات

کو فراموش نہیں کرتیں۔ یہاں شکرگزاری کے ساتھ انھیں یاد رکھتی ہیں۔ حضرت مجدد رائف ثانی

کی روح پر فوج شہینا ہماری ان حقیر کاوشوں سے خوش ہوگی۔ علاوہ ازیں ہمیں فن کی اور

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگان کرام کی دعا کہیں اور روحانی امداد ضرور حاصل ہو

گی۔ اور حضرت مجدد رائف ثانی علیہ الرحمہ کو عظمیٰ زیادہ محبت و الفت مسک اہل سنت و

جماعت سے تھی۔ اس کے اظہار سے، بقیہ ہمیں آنجناب علیہ الرحمہ کی خوشنودی حاصل ہو

گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

● بروز جمعہ 17 مئی 2011ء کو جامعہ اسلامیہ کراچی میں 30 جنوری 2011ء

بروز اتوار 18 مئی 2011ء کو لاہور میں منعقد ہونے والی مجلس تہنیت و شکرگزاری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہر مذہب کا ایک مرکزی دائرہ ہوتا ہے اور مذہب کو اسی کے گرد گھومنا چاہیے۔ اگر کوئی مذہب اپنے اس مرکزی دائرے اور محور سے نکل جاتا ہے تو کسی اور محور یا مرکز میں گھومنا شروع کر دیتا ہے۔ اس عمل سے اس کے تھکنا و تھکیمات میں بنیادی فرق پڑ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس مذہب کی اصل صورت ہی مسخ ہو کر رہ جاتی ہے۔ تمام مذاہب کے ساتھ یہی کچھ ہوا۔ مگر اسلام پاک دنیا کا وہ واحد مذہب ہے کہ جس میں تجدید (Revival) کا ایک زبردست نظام موجود ہے۔ اور یہی تجدید (Revival) کا نام اُس دین اپنے مرکزی دائرے سے نکلنے نہیں دیتا۔ اُس کے (اسلام کے) اپنے مدار (محور) میں رہنے کے لیے ہمیشہ مسکن و مجذوبین، علماء و مشائخ کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہے۔ شاید اسی لیے حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے کہ "اَعْلَمَاءُ اَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ (میری امت کے علماء، انبیاء بنی اسرائیل کی مانند ہیں)۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یُنْعِثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَاسِیْ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یَّجِدْ دِلْهَآ دِیْنِہَا (اخراجہ ادا کر) یعنی اللہ تعالیٰ اس امت کی اصلاح کے لیے ہر صدی کے سرے پر تجدید (ایسے بندے) بھیجتا رہے گا، جو اُس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرتے رہیں گے"۔ صاحب روضۃ القیومیہ نے یہ حدیث نقل فرمائی ہے: "کیا ہر صدی کے شروع میں اللہ تعالیٰ دو جاہل بادشاہوں کے درمیان ایک ایسا شخص بھیجے گا جو میرا ہم نام ہوگا۔ نور عظیم الشان ہوگا۔ ہزاروں انسان اُس کی شفا عمت سے جنت میں داخل ہوں گے"۔ (خواجه کمال الدین احسان: روضۃ القیومیہ، دکن اول، مطبوعہ ماہور صد ۱۲۸۰ء) بحوالہ جامع الذمیر۔ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "میری امت میں ایک شخص ہوگا، جس کو 'صلو' (ملانے والا) کہا جائے گا، اس کی شفاعت سے اتنے اتنے لوگ جنت

میں داخل ہوں گے"۔ (جلال الدین سیوطی: جمع الجوامع، بحوالہ ماہر مجددیہ ص ۱۵۱)۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ وہ واحد امتی ہیں، جنہوں نے تجدیدِ ملت کرتے ہوئے اپنے آپ کو "صلوٰۃ بین البحورین" قرار دیا ہے۔ واقعی آپ نے دریائے شریعت و طریقت کو ملا کر ایک کر دیا۔ واقعی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ تمام مجددین و مصلحین کرام میں صلح و مجدد ہزارہ دوم کے منصب پر فائز ہیں۔ اور ہر شخص اُن کی اس حیثیت کو تسلیم کرتا ہے۔

اسلام پاک کے عقائد و نظریات کا مرکز و محور مسلک اہل سنت و جماعت ہے۔ اور اہل سنت ہی فرقہ ناجیدہ اسلام کا مرکز اور پل ہے۔ اور اہل سنت میں بھی حنفی، شافعی، مالکی اور ماثریدی، دونوں اسلام کا عین تقب ہے۔ اس حقیقت کا ادراک نو مسلم انگریز مستشرق پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون نے خوب کیا، کہ جب انہوں نے دیکھا کہ سارے جہاں کے دشمنان اسلام اہل سنت و جماعت عوام اور حکومتوں کے دشمن ہیں اور باقی اسلام کے سارے دعویداروں کے خاہر و باطن میں متعین و مددگار ہیں۔ اس لیے سچا اسلام وہی ہے جو علمائے اہل سنت و جماعت پیش کر رہے ہیں۔ (صراطِ مستقیم، از استاذی پروفیسر ڈاکٹر مولانا محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ ص ۵۳ بر حاشیہ)

چونکہ آپ کی ذات گرامی دوسرے ہزار سال میں اسلام کی عین پامر کر رہے۔ اس حیثیت سے آپ نے مسلک اہل سنت و جماعت کی مخالفت، بدعت تشریح و توضیح کی۔ مسلک اہل سنت کو اس طرح سے پاک و صاف کیا جیسے صراف سونے کو کٹھالی میں ڈال کر تپا کر پاک و صاف کر دیتا ہے۔ آپ نے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلک اہل سنت کو ہی وہ کسوٹی قرار دیا، جس پر ہر عقیدے کو آزما یا جاسکے۔ کیوں کہ اس کے بغیر کھرے کھونے کو بچھا نہیں جاسکتا ہے۔ آپ نے بعد میں آنے والوں کے لیے "منزلِ مقصود" تک جو کہ اسلام کا مطہر و نظریہ ہے، پہنچنے کے لیے صاف سیدھی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی فرمائی۔

اعتدال زمانہ سے جو کمزور ہوتے عقائد اہل سنت میں در آئے تھے انہیں نکال دیا۔

شیخ فرید بخاری علیہ الرحمہ کو اپنے ایک مکتوب گرامی میں فرماتے ہیں کہ:

”شرع شریف کے مختلف حضرات پر سب سے پہلے ضروری ہے کہ سمائے اہل سنت بشکوہ اللہ تعالیٰ سعیدہم کی آراء کے مطابق اپنے تہذیب کو درست کریں۔ کیوں کہ آخرت کی نجات ان ہی بزرگواروں کی بے خطا آراء اور اقوال کی تابعداری پر مشروط ہے۔ اور فرقہ جیہ بھی یہی لوگ اور ان کے تابعین ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جو آنحضرت سلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجمعین، مہر ان کے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طریق پر قائم ہیں۔ اور ان علوم میں جو کتاب و سنت سے حاصل ہوئے ہیں وہی معتبر ہیں جو ان بزرگواروں نے کتاب و سنت سے اخذ کیے اور سمجھے ہیں۔ کیوں کہ ہر بدعتی اور گمراہ کبھی اپنے فاسد عقائد کو اپنے خیال فاسد میں کتاب و سنت ہی سے اخذ کرتا ہے۔ لہذا ان کے اخذ کردہ حلالی میں سے ہر معالیٰ پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔“ (مقام شیخ فرید مکتوب ۱۹۳۲، دفتر اول) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا دور (۱۵۶۳ء تا ۱۶۲۳ء) اہل

سنت کے لیے ایک نہایت پر آشوب دور تھا۔ ہر طرف سے اسلام پاک پر اس کے اس فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت جو اسلام کا مرکز و محور ہے، کے مسلک پر تند و تیز حملے ہو رہے تھے۔ گنگار اور گم راہ فرقوں کی پوری کوشش تھی کہ کسی نہ کسی طرح اہل سنت و جماعت کی شیرازہ بندی کو توڑا جائے۔ اس لیے مسلک اہل سنت و جماعت پر ہر طرف سے شدید حملے ہو رہے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی کی ذات گرامی ہی و واحد ہستی تھی کہ جن کو بظاہر علامہ اقبال:

ع اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار!

آپ کو ان خطرات کی پہچان کا شدید ادراک بھی تھا، اور آپ کی ذات گرامی ہی

امت مسلمہ کی وہ واحد سربراہ و رہبر ہستی تھی جو ان خطرات عظیم کا لاکھڑا مقابلہ کر سکتی تھی۔ آپ کا سر مبارک ہی دو سوزوں ترین سر تھا کہ جس پر ”جہد الف ثانی“ کا بیج درختیں پہاڑ جاسکتا تھا۔

قارئین کرام یقین فرمائیں، اگر حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کفارہ

منافقین، گم راہ فرقوں، بالخصوص گم راہ نقضہ فتنہ، و ہر یوں اور شیعوں کے سخت ترین حملوں سے مسلک اہل سنت و جماعت کا دفاع نہ کرتے، اور ظالم و جاہل بادشاہوں جو اپنی خدائی کا فرعون و مہرود کی طرح دم بھرتے تھے۔ اور اپنے آپ کو محمدیے کراتے تھے۔ ان کی خدائی اور غرور کا بھانڈا نہ پھوڑتے، تو نجانے کتنی بڑی خرابی دین و مسلک میں پیدا ہو جاتی۔ آپ نے ہر برحق پر مسلک اہل سنت و جماعت کا دفاع کیا۔ شیعیت کی لہر و دجالہ کبیری کی لہجی ہوئی آندھی، آپ نے ہر لہر کے چھیرے سے اور ہر طوفان کا زرخ موز دیا، کہ جس کے جھوٹے مسلک اہل سنت کے چراغ کو بجھانے کے درپے تھے۔ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے آپ کے احسانات کو شکر گزاری سے گنوانے کے بعد آخر میں یہاں تک فرمایا:

”ان کی جلالت شان یہاں تک پہنچی کہ ان کے متعلق بے خوف و

خطر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان سے محبت رکھنے والا مؤمن بھی ہے اور ان

سے عداوت رکھنے والا فاجر و شقی ہے“ (شیخ محمد صالح زبیدی، نفائس الصحاح

فی تہذیب البیانات، الطباعت، المکتبہ المدینہ، ۱۴۰۰ھ، ص ۳۰، بحوالہ مجدد ہزارہ دوم از:

پروفیسر ڈاکٹر مولانا محمد مسعود علیہ الرحمہ)

کیوں کہ آپ کی ذات گرامی، مسلک اہل سنت و جماعت کا عین اور مرکز ہے۔

لہذا مسلک دین و بند کے مولوی رشید احمد گنگوہی (مر ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۰۵ء)، مسلک اہل حدیث

کے نواب صدیق حسن خان (م ۱۳۰۸ھ / ۱۸۹۰ء)۔ مسلک بریلوی کے قائد مولانا احمد رضا خان بریلوی (م ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) آپ کے خلیفہ مفتی غلام الدین مدنی (م ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء) اور جہد دانشوروں کی محبوب شخصیت علامہ ڈاکٹر عمر اقبال (م ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء) انغرض سب ہی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔

(صراط مستقیم، ص ۵: از اسٹوڈنٹ ڈاکٹر محمد سعید احمد صاحب علیہ الرحمہ)

یہاں آپ کے ارشادات عالیہ کو مختصراً پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ جو مسلک اہل سنت و جماعت کی اساس ہیں۔

آپ کے ارشادات عالیہ:

❶ ذات باری تعالیٰ کے بارے میں آپ کا تصور ہے: "اللہ تعالیٰ اپنی ذات مقدس کے ساتھ موجود ہے، اور تمام اشیاء اس تعالیٰ کی ایجاد سے موجود ہیں۔" (صراط مستقیم ص ۸)

❷ **توحید** سے مراد یہ ہے کہ قلب کو ماسوائے حق تعالیٰ کی توجہ سے خاصا حاصل ہو جائے جب تک دل ماسوائے حق (غیر حق) کی گرفتاری میں پھنسا ہوا ہے، اگرچہ بہت ہی تھوڑا ہو تو حید والوں سے نہیں ہے" (بحوالہ صراط مستقیم ص ۸)

❸ نقائص و عیوب کو اللہ تعالیٰ سے نسبت دینے کے خلاف ہیں: "اور نقائص کی باتیں حق سبحانہ و تعالیٰ کی جناب اقدس میں منسوب ہیں۔ اور حق تعالیٰ جواہر، اجسام اور اعراض کی صفات و لوازم سے پاک اور مُنَسَّرَہ ہے۔ نیز زمان و مکان اور جہت کی بھی حضرت حق تعالیٰ کی شان میں ٹھکانش نہیں ہے۔ کیوں کہ سب چیزیں اُسی کی مخلوق ہیں۔" (۳)

❹ آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی معراج کے قائل ہیں اور اس کے بھی قائل ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باری تعالیٰ کا دیدار فرمایا:

"شب معراج میں آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رویت (باری تعالیٰ) دنیا میں واقع نہیں ہوئی۔ بلکہ آخرت میں واقع ہوئی ہے۔ کیوں کہ آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس رات جب مکان و زمان کے دائرے سے باہر نکل گئے۔ اور نئی مکان سے نکلتے تو ازل و ابد کو آن واحد پایا۔ اور ابتدا و انتہا کو ایک نقطہ میں متحد دیکھ، اسے ہمیشہ کو جو ہزار بار سال کے بعد بہشت میں چائیں گے، دیکھ لیا۔" (۴)

❶ نیز فرماتے ہیں: "قرآن مجید خداوند خلق سلطانہ کا کلام ہے۔" (۵)

❷ "طریقت و حقیقت دونوں شریعت کی خادم ہیں" (کتوبات جلد اول، مکتوب ۴۰)

❸ "طریقت و شریعت ایک دوسرے کا عین ہیں"

❹ "طریقہ نقشبندیہ میں سنت کی پیروی لازم ہے" (کتوبات جلد اول، مکتوب ۳۲)

❺ آپ علیہ الرحمہ نے چھ تکبیر کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں آپ فرماتے ہیں کہ "حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام حق جل و علا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خُلِقْتُ مِنْ نُورِ النَّبِيِّ (میری پیدائش اللہ کے نور سے ہوئی ہے)" (۶)

❶ فرماتے ہیں: "جن محدثوں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بخیر کہا اور دوسرے انسانوں کی طرح ان کو تصور کیا، تو لازمی طور پر وہ آپ ﷺ کے منکر ہو گئے۔ اور جن سعادت مندوں نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسالت و رحمت عالمیان کے عنوان سے جانا اور باقی تمام لوگوں سے ممتاز دیکھا وہ ایمان کی دولت سے منصرف ہو گئے اور نجات پا گئے" (۷)

❷ آپ فرماتے ہیں کہ: "حضور انور ﷺ کا سایہ تھا" (۸)

❸ "عظمت مصلیٰ ﷺ قیامت کو ہی معلوم ہوگی۔ جب تمام انبیائے کرام آپ

مجلس کے فہرست سے تھے ہوں گے۔ (۹)

آپ نے محبت رسول مقبول ﷺ کے جہنم میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے۔ ”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایماندار نہ ہوگا جب تک اس کو دیوانہ نہ کہا جائے۔“ (۱۰)

میداد شریف کے بارے میں فرماتے ہیں: ”مجلس میاد و شریف میں اگر اچھی آواز کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کی جائے اور حضور ﷺ کی نعت شریف اور منقبت کے قصیدے پڑھے جائیں تو اس میں کیا حرج ہے؟“ (۱۱)

آپ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت بلکہ ابرار (نیکوں) کی شفاعت کے بھی قائل ہیں (۱۲)

آپ فضیلتِ شیعین، رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے قائل ہیں۔ (۱۳)

ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے قائل ہیں۔

(دفتر اول، مکتوب ۶۶)

آپ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی تاکید کرتے ہیں۔ (۱۴)

حضرات حسین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے محبت کی تاکید میں حدیث شریف و نقل فرمایا ہے۔ (۱۵)

آپ حضرت خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ناراضگی کی تہدید پر حدیث شریف لائے ہیں۔ (۱۶)

انہما المؤمنین رضوان اللہ علیہم اجمعین بالخصوص ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شانِ بیاں فرمائی ہے (دفتر دوم، مکتوب ۳۶) فرماتے ہیں: ”وہ شخص بہت ہی جاہل ہے جو اہل سنت و جماعت کو اہل بیت کا ٹھپ نہیں سمجھتا“

اور اہل بیت سے محبت کرنا شیعوں کا خاصہ جانتا ہے۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا شیعیت نہیں بلکہ اصحابِ ثلاثہ کی شان میں خیر اکرمنا شیعیت ہے۔ اور صحابہ کرام سے بیزاری قابلِ مذمت و ملامت ہے۔ امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ”اگر آلِ محمد رضی اللہ عنہم سے محبت رکھنا شیعیت ہے۔ تو جن و انس گواہ رہیں میں شیعہ ہوں“ (۱۶)

بلکہ ایک جگہ فرماتے ہیں: ”بوقتِ موت ایمان پر خاتمہ میں اہل بیت کے ساتھ محبت رکھنے کو بڑا دخل ہے“ (۱۷)

آپ ترمذی شریف کی حدیث نقل فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: ”ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ اس امت میں سب سے افضل ہیں، جو کوئی مجھ کو ان دیولوں پر نصیحت دے وہ مفتری ہے۔ اور میں اس کو اسے کوڑے لگاؤں گا جتنے مفتری کو لگاتے ہیں“ (۱۸)

ٹھہر میں خلفائے راشدین کے ذکر کو اہل سنت کا شعار فرماتے ہیں۔

(دفتر دوم، مکتوب ۱۵)

آپ نے مستحبِ اہل سنت کے دفاع میں رسالہ ”ردِ روافض“ جیسی بنیادی اور اہم تصنیف لکھی۔ جس کی تشریح حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ نے فرمائی۔

دشمنانِ صحابہ کو گمراہ قرار دیتے ہیں۔ (دفتر اول، مکتوب ۲۵۱)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ و زبیر رضی اللہ عنہ کی عظمت کے قائل ہیں۔ (دفتر دوم، مکتوب ۳۶)

تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حضور انور رضی اللہ عنہ کی شرفِ صحبت کی وجہ سے امتِ مسلمہ میں سب سے برتر خیال فرماتے ہیں۔ (دفتر اول، مکتوب ۵۹)

مشاجراتِ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تک نفی پڑتی تھی۔

- ❖ (دفتر دوم، مکتوب ۳۶)
- ❖ اعلیٰ بیت عظام کی محبت جزو ایمان ہے۔ (دفتر دوم، مکتوب ۳۶)
- ❖ فرقہ باجید صرف اہل سنت و جماعت ہیں۔ (دفتر اول، مکتوب ۸۰)
- ❖ اعتقادی خرابی میں مغفرت کی گنجائش نہیں ہے۔ (دفتر دوم، مکتوب ۶۷)
- ❖ آپ کو سنت نبوی سے عشق تھا۔ (دفتر اول، مکتوب ۳۷)
- ❖ جس امر میں سنت و بدعت دونوں کا اجتماع ہو تو اس کو ترک کیا جائے۔ (دفتر اول، مکتوب ۳۱۲)
- ❖ محبت و صحبت اولیاء کی تاکید کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں: "ان کی صحبت کی کیا برکتیں بیلان کی جائیں، یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ حق تعالیٰ عزوجل کے دوست کسی بھی شخص کو قبول کر لیں۔ چہ جائیکہ اس کو محبت و قربت سے ممتاز فرمائیں۔ یہ دونوں گ ہیں کہ جن کا ہم نہیں کبھی بد نصیب نہیں ہوتا۔ غرض یہ کہ ان کی صحبت کو نعمت جانیں اور آداب محبت کو مد نظر رکھیں تاکہ تاثیر پیدا ہو" (جد اول، مکتوب ۸۷)
- ❖ آپ کا ایک حیرت انگیز مشاہدہ یہ تھا کہ حضرت خضر الیاس علیہ السلام نے آپ سے فرمایا کہ "ہم عالم ارواح میں سے ہیں۔ (دفتر اول، مکتوب ۲۸۲)
- ❖ آپ انبیاء و اولیاء کے توسل (وسیلہ) کے قائل ہیں۔ فرماتے ہیں: "آپ علیہ علیٰ آلہ و اصلوٰۃ والسلام کے واسطے کے بغیر کسی کو مطلوب (اللہ تعالیٰ) تک وصول محال ہے۔" (دفتر سوم، مکتوب ۱۲۲)
- ❖ اولیائے کرام کے توسل پر بھی آپ کے بہت سے مکاتیب ہیں۔
- ❖ آپ محافل غرس میں شرکت فرماتے تھے۔ (دفتر اول، مکتوب ۲۳۳)
- ❖ مگر سرور و غنا کے قائل نہ تھے۔ (دفتر اول، مکتوب ۲۲۶)

- ❖ آپ نے حکم دیا کہ حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کے مزار کی چادر آپ کے کفن کے لیے محفوظ کی جائے۔ (خواجہ محمد ہاشم کشمیری، رزیدۃ المقامات، ص ۲۸۴)
- ❖ آپ ایصالِ ثواب کے قائل تھے۔ (دفتر اول، مکتوب ۱۳۲ و دفتر دوم، مکتوب ۳۶، دفتر دوم، مکتوب ۳۶)
- ❖ وہ چشمِ خود غلامِ حلقہ فرماتے ہیں کہ ایصالِ ثواب سے مرعوبین مستکفیض اور بے ہیں۔ (۱۹)
- ❖ آپ جتنا سُنوں پر زور دیتے ہیں، اتنا ہی بدعت سے پرہیز کی ہدایت کرتے ہیں۔ (۲۰)
- ❖ آپ نے اعیانِ سنت کی تحریک چلائی۔ (۲۰)
- ❖ ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ: "مگر اس وقت جب کہ اسلام ضعیف ہے، بدعتوں کی غلطیوں کو برداشت کرنے کی کوئی صورت ہی نہیں" (۲۱)
- ❖ آپ نے تحریر فرمادیا ہے کہ: "امام ابو حنیفہ، غیبی الرحمہ، حضرت جعفر الصادق علیہ الرحمہ سے فیض یافتہ تھے۔" (۲۲)
- ❖ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں: "اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ولایت کے کمالات فقہ شافعیہ کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں۔ اور نبوت کے کمالات و نقدِ حنفی کے ساتھ مناسبت ہے۔" (۲۳)
- ❖ ایک اور جگہ حضرت خواجہ محمد یار علیہ الرحمہ کے اس قول کی تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "حضرت روح اللہ علیہ السلام کا اجتہاد، حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ کے اجتہاد کے موافق ہوگا" (۲۴)
- ❖ امام اعظم کی مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مانند ہے۔ (دفتر اول، مکتوب ۳۳)

(۱۱) مکتوبات امام ربانی غایب الارصہ: جلد، حصہ سوم، مکتوب ۷۲

(۱۳) مکتوبات و ممبرانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: قول: مکتوب ۴۵۱

(۱۵) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم، مکتوب ۳۶

(۱۷) مکتوبات، ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳

(۱۹) مکتوب ہے: ا. س. رہنمائی خلیفہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۳۶

(۲۱) مکتوبات، مہر ہائی علیہ الرحمہ، جلد دوم، مکتوب ۲۹۳

(۲۳) کتب و آثار امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول، مکتوب ۲۸۲

(۲۵) نقوۃ امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۵۵

(٢٤) مکتوبات امام رضا (علیه السلام) فی: غلبه الاحمر، جلد دوم، مکتب ۵۵

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

حضرت مجدد الف ثانی..... دو قومی نظریہ کے بانی

عقربت شیخ احمد سرہندی، معروف کلمہ و تالیف مولیٰ کا اصل کارنامہ مولانا E.A. اسلم علی ندوی کے تالیفی و تصانیفی کاموں نے نبوت محمدی ﷺ اور ان کی اہمیت و ضرورت پر امت مسلمہ، ملی اتحاد و اتحاد اسلامی اور مستحکم کردیا۔ ان کی تصدیق و توثیق ایک سے لے کر تمام فرقوں کا مدد و اعانت اور وقت کے علم اسلام میں نئے پیمانے اسلام کے نئے شعبے و علوم اور ان کے پاس سے استفادہ کی تقرری اور ان کی نئے کونکلیں کھلنے کے لیے کرتے رہے۔ ان آپس میں آمیزش، علی ایلیٰ انہیں سبھی احمدیوں کی مثال تھا جو ہندوستان میں نبوت و سرپرستی کی تبلیغ کی گئی۔ اپنے اور اس کا بدلہ لینے کا بھی تھا۔



nazam_green_world@yahoo.com

یہاں وہ ان کے غلبہ کو ازم و فریبِ احسان کے نام سے تصور فرمایا۔ احمد رضا نے شیخ کے فتویٰ پر بیٹھنے کی خواہش دی کہ وہ ان سے آپ کے قید و بند کی سہولتیں اور غایب کو بڑی استقامت اور خندہ پیشانی سے براہِ راست کیا اور تمبر و جہانگیر کے آسمان سر جھکانے سے انکار کیا۔ وہ ان فکرِ پاکستان، شہریت، ملازمت اور آفاقانیت آپ کی عزائم و ہمت کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ ان کے آگے بڑھنا چاہتا ہے اور ہندوستان میں دینی اسلام کی جیسی ترویج کی وضاحت و بلندی کے لئے آپ کی ان درانی خدمات کے لئے عقیدت ہے اور

[illegible]

میں اس کے لیے حضرت مجید والہ ؑ کی خدمات کے حوالے سے نظریہ پاکستان لرسٹ نے اچانک کارکنانِ تحریک پاکستان لاہور میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا جس سے خطاب کرتے ہوئے ممتاز صحافی و نظریہ پاکستان لرسٹ کے بانی جناب مجید انور نے کہا کہ پاکستان اسلام دشمن قوتوں کی آنکھوں میں کھنکھانے کی مانند ٹھٹھک رہا ہے اور ان کے لیے ایک اسلام کی حکومت کا انہی قوت ہونا لازمی ضرورت ہے۔ امریکہ اسرائیلی اور بھارت پر مبنی شیطانی اتحاد اور پاکستان کی انہی قوت غصب کرنے کے مسئلہ سر جوڑے بیٹھ چکے ہیں ان کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے ذہنی اور جسمانی طور پر تیار ہونا ہوگا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم جو کچھ ممکن ہو میں حضرت مجید والہ ؑ کی کاغذ و کار دیکھیں۔ نظریہ پاکستان لرسٹ کے اس جینریشن پر ویسرو آکٹر ریلی احمد سے جانتا ہوں جی کی نس کی حضرت مجید والہ ؑ کی حیات کی حیات و خدمات سے آگاہ کرنا چاہئے کیونکہ آپ ہادی آزادی کے عرصہ کو شہرہ آفاق بنائے تھے۔ سجادہ نشین آستانہ عالیہ چادر شریف حضرت میر سید محمد سعید علی شاد نے اپنے ایمان اہل و از خطاب میں کہا کہ حضرت مجید والہ ؑ نے بڑی سبب پائی ہے جس کوئی کافر بغیر اہل اسلام اور حضور پاک ﷺ کے دین کو کج کرنے کی سازشوں کو ناکام بنادیا۔ آج کے دور میں قدرت سے نظریہ اسلام کی تحریک و اشاعت کا کام جناب مجید بخاری کو تو بھی کر رہے

ہے جسے وہ اور ان کے ساتھی چوری چوری سے بھی رہتے ہیں۔ سجادہ نشین آستانہ عالیہ چادر شریف صاحبزادہ سید شکیل احمد شریقری نے کہا کہ حضرت مجید والہ ؑ نے برصغیر میں روٹوں کی نظریہ کی بنیاد رکھی جسے جناب مجید بخاری منہجیت سے منہج و انداز کر رہے ہیں۔

معروف دینی سکالر پروفیسر ڈاکٹر ظہیر احمد ظہیر نے کہا کہ امرائش کے سالانہ اذ پر عظیم و اچھوتی گوریان نے 1987ء کی عرب اسرائیلی جنگ میں کامیابی کے بعد لبنان میں یہ ہوت اور تھا سب کوئی عرب ملک اسرائیلی کے خلاف سرنگین اٹھا جسے کا تاہم تینا اہل خطرہ پاکستان اور پاکستانیوں سے ہے اور ہم ان کے سوا دنیا میں کسی سے نہیں ڈرتے۔ لہذا ان کے لیے وجہ ہے کہ یہ وہ ان کے لیے یہ سازش کے تحت دنیا کی اہل سب سے بڑی اسلامی حکومت کو 1979ء میں دولت مندوں کے دواپ بھی آس گئے پانچے ہیں کہ دہشت گردی کی صورت میں پاکستان کو غرور و کبریت ہائی ہے اس سے پاکستان کامیابی سے ہمہ برا نہیں اور اس کے کائنات آپ دیکھیں گے کہ اللہ کے تعالیٰ کے رحم سے ہم اس سے فعالیت اور اہل آئیں گے۔ حضرت مجید والہ ؑ کی قیادت سے ہمیں بیکہ اسی مشیج کو ہمہ کن کی سازشوں کا خوب اہل سے مقابلہ کر رہی نظر آتا ہے اور ہمہ کن اقبال نے ہمیں جن خطرات سے آگاہ فرمایا تھا ان سے بھرپور ہیں۔

ادارہ مظہر اسلام، لاہور
اسلامی جمہوریہ پاکستان